محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)	Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

حالت جنگ میں سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ نیز فلسطین کے معصوموں کے لئے دعا کی مکرر تحریک۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ آپؐ کی شخصیت کے پہلو اور آپؐ کا اُسوہ ان حالات میں کس طرح ہمارے سامنے آتا ہے۔ جنگ بدر کے حوالے سے ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح آپؐ نے قیدیوں کو سہولتیں مہیا فرمائیں۔ قیدی خود کہتے ہیں کہ آپؐ کی ہدایت کے مطابق صحابہ اپنی خوراک سے بہتر خوراک ہمیں دیتے تھے۔ پھر آپؐ نے بڑی آسان شرائط پر ان قیدیوں کو رہا کر دیا تھا۔

بعض کا فدیہ صرف اتنا تھا کہ جن کو لکھنا پڑھنا آتا ہے وہ مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔

یہ سب اس لیے تھا کہ آپؐ کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے والوں کے خلاف جنگ تھی۔ بعض لوگ دشمن کی طرف سے اپنی مجبوریوں کی وجہ پر شامل ہوتے تھے اور مسلمانوں سے لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ ان کو آپؐ نے بہت سی سہولتیں مہیا فرمائیں۔ بعض ان میں سے مسلمان بھی ہوگئے تھے۔ آپؐ نے جنگ کے اصول و قواعد مقرر فرمائے، معاہدوں کا پاس بھی کیا اور ان چیزوں پر انتہائی درجہ تک عمل بھی کیا۔ آجکل کی دنیا کی طرح نہیں کہ اصول و ضوابط تو بیشمار بنائے ہیں لیکن عمل کوئی نہیں بلکہ دوہرے معیار ہیں۔

آپؐ کی زندگی قرآن کریم کے احکام کی عملی تفسیر تھی جہاں عدل و انصاف اور امن کا قیام بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ پس آپؐ کا اُسوہ اس تعلیم کی روشنی میں ہر پہلو پر حاوی اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا تھا۔

آج احد کے حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ جیسا کہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ یہ جنگ بھی دشمن نے اپنی دشمنی کی آگ کی وجہ سے شروع کی تھی اور مجبوراً مسلمانوں کو بھی جنگ کے لیے نکلنا پڑا۔ یہ غزوہ معرکہ بدر کے ایک برس کے بعد شوال تین ہجری میں بروز ہفتہ پیش آیا۔

مؤرخین اور سیرت نگاروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غزوہ احد شوال تین ہجری میں پیش آیا۔

البتہ ایک قول چار ہجری کا بھی ہے اور زیادہ تر سات اور پندرہ شوال کا بھی تذکرہ کیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے جمعہ کے روز بعد عصر روانہ ہوئے اور بروز ہفتہ طلوع سورج سے قبل میدان احد پہنچے۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں غزوہ احد کی تاریخ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ۱۵/ شوال ۳/ ہجری ۳۱/ مارچ ۶۲۴/ عیسوی بروز ہفتہ بیان کی ہے۔

اس غزوہ کا سبب یہ ہوا کہ جب غزوہ بدر میں قریش کو عبرتناک شکست ہوئی تو قریش کے سرکردہ لوگوں میں سے، جیسے عبداللہ بن ابی ربیعہ، عکرمہ بن ابوجہل، صفوان بن امیہ اور دوسرے کچھ سرکردہ ابو سفیان کے پاس آئے جن کا اُس تجارتی قافلہ میں مال تھا جو جنگ بدر کا سبب بنا تھا۔ یہ مال مکہ میں لاکر دارالندوہ میں رکھ دیا گیا تھا۔ انہوں نے ابوسفیان کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لوگوں کو قتل کر دیا ہے اس لیے اس مال تجارت سے اُن کے ساتھ جنگ کی تیاری کریں ممکن ہے کہ ہم اپنے مقتولوں کا بدلہ لے سکیں اور کہا کہ ہم خوشی سے اس بات کے لیے تیار ہیں کہ اس مال تجارت کے منافع سے ایک لشکر تیار کیا جائے۔ ان کی تجویز منظور ہوئی۔

قریش نے مال میں سے ۲۵/ ہزار منافع جنگ کے لیے الگ کر کے اصل مال مالکوں کو دے دیا۔

اس ایک عام سبب کے علاوہ کچھ اور اُمور بھی تھے جو کہ اس جنگ کے اسباب قرار دیے جاسکتے ہیں۔ غزوہ بدر کے بعد اہل مکہ کا شام جانا محال ہو چکا تھا کیونکہ مکہ کی تجارت کا راستہ مدینے کے مضافات سے گزرتا تھا اور قریش کو اپنے سابقہ ظلم و ستم کے باعث وہاں سے گزرنا دشوار ہوتا جا رہا تھا۔ غزوات اور سرایہ

میں شکست، بدر میں سرداران قریش کا قتل اور ستر مشرکین کی گرفتاری جیسے اُمور اُن کی شہرت اور معاشرتی حالت پر بدنما داغ تھے۔ وہ انتقام لینا چاہتے تھے تا کہ اُن کی ساکھ کو بحال کیا جا سکے۔ ایک مصنف نے ایک سبب یہ بیان کیا ہے کہ قریش کو بعض مہمات میں ناکامی ہوئی اور اس کی وجہ سے ان میں رنج و غم اور انتقام کا جذبہ بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ بہر حال اور بھی بہت سی وجوہات تھیں جس کی وجہ سے قریش جنگ کی تیاری کرتے رہے۔ اِرد گرد کے قبائل کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے کسی کو لالچ اور کسی کو غیرت و حمیت دلا کر ساتھ ملا لیا۔

حضرت عباسؓ کی طرف سے ایک خط کے ذریعہ کفار کی ان تیاریوں کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گئی۔ دوسری طرف یہود اور منافقین نے مشہور کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اچھی خبر موصول نہیں ہوئی۔ انہوں نے اس خبر میں رنگ آمیزی کر کے خوب پھیلا کر مسلمانوں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی جس سے ہر ایک چوکنا ہو گیا۔ شور و غوغا تھا کہ مشرکین مکہ جنگ کے لیے آ رہے ہیں۔

رمضان تین ہجری کے آخر یا شوال کے شروع میں قریش کا لشکر مکہ سے نکلا۔ تعداد تین ہزار تھی جس میں سات سو سپاہی، دو سو گھوڑے اور تین ہزار اونٹ تھے۔

پندرہ عورتیں بھی ساتھ تھیں جن میں ابو سفیان، عکرمہ بن ابو جہل، صفوان بن امیہ، خالد بن ولید اور عمرو بن العاص کی بیویاں بھی شامل تھیں۔

حضرت عباسؓ نے لشکر قریش کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلومات فراہم کیں، اور عمرو بن سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین مکہ کی روانگی کی اطلاع پہنچائی۔ جس کا ابو سفیان کو پتا لگا تو وہ حواس باختہ ہو گیا۔ صفوان بن امیہ بولا کہ ہماری تعداد زیادہ ہے، سامان حرب زیادہ ہے، ہم ان کا جانی اور مالی نقصان کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جبکہ وہ اس قابل نہیں ہیں۔

ابو سفیان کی بیوی ہند نے کہا کہ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی قبر کھود ڈالو اور ہر شخص کے فدیہ میں اُن کی والدہ کا ایک عضو دے دینا۔ قریش نے اس سے اختلاف کیا کہ اس طرح وہ ہمارے مُردوں کی قبریں کھود یں گے۔ اس لشکر کی عورتیں جوشِ انتقام دلا رہی تھیں اور یہ قافلہ آگے بڑھتا رہا۔ دوسری طرف مسلمان تیاری میں تھے۔

سیرت خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صحابیوں کو لشکر قریش کی خبر رسانی کے لیے روانہ فرمایا اور اس موقع پر آپؐ نے مسلمانوں کی تعداد و طاقت معلوم کرنے کے لیے مدینے کی تمام مسلمان آبادی کی مردم شماری کروائی تو معلوم ہوا کہ کل پندرہ سو مسلمان متنفس ہیں۔

اس وقت کے حالات کے ماتحت اس کو بڑی تعداد سمجھا گیا۔ بعض صحابہؓ نے خوشی کے جوش میں یہاں تک کہہ دیا کہ کیا اب بھی کسی کا ڈر ہو سکتا ہے؟

جب جنگ احد کی تیاری کے لئے مشاورت ہوئی تو اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں نے ایک خواب دیکھی ہے کہ ایک گائے جو ذبح کی جا رہی ہے اور اپنی تلوار یعنی ذوالفقار کی دھار میں دندانہ پڑا دیکھا ہے۔ (دیگر روایات میں تلوار کا دستہ ٹوٹ جانے اور دستہ کے پاس دراڑ آنے کا ذکر آتا ہے۔) پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک مضبوط زرہ میں ہاتھ ڈال رہا ہوں ایک روایت میں ایک مضبوط زرہ پہنے ہونے کا ذکر ہے اور میں ایک مینڈھے پر سوار ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کی یہ تعبیر فرمائی ہے کہ جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو اس سے یہ اشارہ ہے کہ میرے کچھ صحابہ شہید ہوں گے۔ اور جہاں تک میری تلوار میں دراڑ کا تعلق ہے تو اس سے یہ اشارہ ہے کہ میرے گھر والوں یا خاندان میں سے کوئی شخص قتل ہو گا۔ اور مضبوط زرہ کا مطلب مدینہ ہے اور مینڈھے سے مراد ہے کہ میں دشمن کے حامیوں کو قتل کروں گا۔ بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر مشورہ مانگا اور فرمایا اگر تمہاری رائے ہو تو مدینہ میں قیام کرو اور عورتوں اور بچوں کو ہم قلعوں میں پہنچا دیں۔ مدینہ ایک قلعہ کی طرح تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رائے دی یہی اکابر مہاجرین اور انصار کی رائے تھی۔ البتہ مسلمان نوجوانوں کی ایک جماعت نے جو بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے اور اپنی شہادت سے دین کی خدمت کا موقع حاصل کرنے کے لیے بے تاب تھے بہت اصرار کیا کہ آپ ہمیں مدینہ سے باہر لے کر چلیں تاکہ دشمن ہمیں بزدل نہ سمجھے۔

آپؐ نے نوجوانوں کی رائے مان لی اور فیصلہ فرمایا کہ ہم کھلے میدان میں نکل کر کفار کا مقابلہ کریں گے اور جمعہ کی نماز کے بعد آپؐ نے مسلمانوں میں عام تحریک فرمائی کہ جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے اس غزوہ میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔

باقی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ فلسطینیوں کے لئے دعائیں کرتے رہیں جنگ بندی ختم ہونے کے بعد پھر ان پر بلا تفریق بمباری ہو گی اور پھر معصوم شہید ہوں گے۔ کتنا ظلم ہو گا اللہ بہتر جانتا ہے۔ ان کے مستقبل کے بارے میں بڑی طاقتوں کے ارادے جو ہیں وہ بڑے خطرناک ہیں۔ اس لئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے ان کے لئے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ
یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔